سوال

(24) جب مردہ کو دفن کرچکتے ہیں تو اولیائے میت میں سے کوئی الخ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اس علاقہ میں یہ رواج ہے کہ جب مردہ کو دفن کرچکتے ہیں تو اولیائے میت میں سے کوئی آدمی ایک یا چند قرآن مجید حاجیوں اور حافظوں سے بلا کر کہتا ہے کہ میں نے یہ قرآن مجید اس میت کے متروکہ نماز و روزہ کے عوض تم کو دیتا ہوں اور پھر وہ آدمی اسی طرح دوسرے کو وہ قرآن مجید بخشتا ہے اور پھر وہ کسی اور کو علی ہذا القیاس چند بار اس کو پھیر کر پھر اسی آدمی کے پاس پہنچ جاتے ہیں اور اس طرح کرنے سے ان کا خیال ہے کہ اس کے نماز روزہ جو اس کے ذمہ واجب الادا تھے، اس سے ساقط ہو جاتے ہیں اور اس علاقہ کے بعض علماء اس کی عوام کو تلقین کرتے ہیں، کیا اس طرح نماز، روزہ ساقط ہو جاتے ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس طرح کا اسقاط جائز نہیں ہے، درمختار میں ہے کہ اگر روزہ کے فدیہ کی مرنے والا وصیت کر جائے تو اس کے وارث اگر ادا کردیں تو اس سے ساقط ہو جائے گا اور اگر وصیت نہ کرے اور وارث از خود ادا کریں تو یہ صحیح نہیں ہے، بخلاف نماز کے کہ وہ بدنی عبادت ہے اور حج میں نیابت جائز ہے۔ شامی میں ہے کہ اس طرح میت سے نماز ساقط نہیں ہوتی اور ایسے ہی روزہ کا حکم ہے ہاں اگر ورثاء خود نماز پڑھیں اور روزہ رکھیں اور اس کا ثواب میت کو بخشیں تو صحیح ہے، کیونکہ آدمی اپنا عمل غیر کو ہبہ کر سکتا ہے اور عبادت تین قسم کی ہے۔ مالی، بدنی اور مرکب۔ مالی عبادات مثلاً زکوۃ وغیرہ میں نیابت جائز ہے جب کہ اس کو قدرت نہ ہو اور بدنی عبادات میں نیابت جائز نہیں ہے۔ مثلاً نماز اور روزہ اور مرکب عبادات مثلاً حج وغیرہ میں اگر نفلی ہو تو نیابت جائز ہے اور اگر فرضی ہو تو نیابت جائز نہیں ہے۔ میت اگر روزہ کے فدیہ کی وصیت کر جائے تو درست ہے اور اگر وارث از خود فدیہ دیں تو امام محمد نے زیادات میں کہا ہے کہ امید ہے کہ اللہ اس کو معاف فرمائے گا اور عجز کی حالت میں رہی ہوئی نمازوں کو بھی بعض نے روزہ پر قیاس کیا ہے، لیکن روزہ کے متعلق تو یقین سے کہتے ہیں کہ وہ فدیہ ہو گیا اور نماز کے متعلق توقع کے الفاظ بیان کرتے ہیں۔ اگر آدمی اپنی بیماری کی حالت میں نمازوں کا فدیہ دے، تو یہ جائز نہیں ہے، اگر بوڑھا آدمی جو روزہ کی طاقت نہیں رکھتا، اپنے روزہ کا فدیہ دے تو یہ جائز ہے اور عاجز آدمی نماز کا فدیہ نہیں دے سکتا، اگر ویسے نہ پڑھ سکتا ہو، تو اشارہ سے پڑھے، اگر اشارہ کی بھی طاقت نہ ہو تو جب نمازیں زیادہ ہو جائیں گی تو اس سے ساقط ہو جائیں گی، ہاں روزہ کا فدیہ چونکہ نص سے ثابت ہے، اس پر نماز کو قیاس نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ بدنی عبادات میں نیابت اصولاً منع ہے۔

الحاصل ایسی اسقاط کتاب وسنت اور فقہ کی کتابوں کے بھی برخلاف ہے۔ خصوصاً جب کہ اس کے ساتھ عقیدہ بھی شامل ہو جائے کہ اس طرح فرائض ساقط ہو جاتے ہیں، بہتر یہ ہے کہ شامی کی عبارت کے مطابق ورثاء خود نماز، روزہ ادا کرکے اس کو ثواب پہنچائیں۔ واللہ اعلم۔ (سید محمد نذیر حسین)

[فتاوی نذیریہ]

جلد01